Government of Karnataka

Karnataka School Examination & Assessment Board

II year PUC Supplementarty Examination May/June-2023

Scheme of Evaluation

Subject : Urdu **Subject Code : 08**

Marks	Que. No.
5x1=5	I: (الف)
1	1. b) پورنیا
1	2. c) لاڈلی
1	3. c) تازگی
1	4. b) سومرسٹ ماہم
1	5. d) 140 الفاظ کا پیغام بھیجا جاسکتا ہے
5x1=5	(ب)
1	6. آواز
1	7. آنگن
1	8. گھی
1	9. بہو
1	10. دکان
5x1=5	(ج)
1	11. روز و شب
1	12. نشیب و فراز
1	13. غور و فکر
1	14. شاہ و گدا
1	15. شرم و حیا
5x1=5	(د)
1	16. سونے کے دوران سونے کے زیور کان میں نہ پہنا کرو۔
1	17. غزل۔ زیادہ ترقی یافتہ ہے۔
1	18. کرسی
1	19. نثر اور نظم
1	20. 32

II: (الف) 5x2=10

21. اچھے کام میں لگایا گیا تو وقت انسان کو عالم، فاضل لائق، ہنرمند، نامور، مشہور، موقر، ذی وقار، ہر دل عزیز، دولت مند، خوش مزاج بلکہ قسم قسم کے فضائل اور بھلائیوں کا پتلا بنا دیتا ہے۔ 2

22. سوشیل میڈیا سے مراد دراصل فیس بک، ٹوئیٹر، لنکڈ ان، گوگل پلس، مائی اسپیس اور یوٹیوب جیسے تمام دیگر ویب سائٹس (Websites) ہیں، جس سے دنیا بھر میں کروڑوں لوگ آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ ان ویب سائٹس کے ذریعہ لوگ اپنی باتیں ایک دوسرے سے شیئر (Share) کرتے ہیں۔ 2

23. زیور مکان میں کر ھنے کا اندیشہ یہ ہے کہ ''دیوار کے کان ہوتے ہیں''۔ اور ہوسکتا ہے کہ کسی چور کے کان میں یہ بھنک پڑ جائے کہ فلاں مکان میں جو عورت رہتی ہے اس کے کان میں سونے کا زیور ہے اور چور اس موقع کے انتظار میں رہے کہ عورت سو جائے تو اس کے سونے کا زیور اُڑا لے جائے۔ 2

24. فاروقی صاحب نے بتایا کہ وہ ماں باپ دونوں طرف سے فاروقی ہیں۔ باپ کا گھرانہ زیادہ تر مولویوں اور دیوبندی خیالات والے عالموں کا ہے۔ ماں کی طرف کے زیادہ تر لوگ بریلوی مسلک کے ہیں، اور ان کے چند بڑے ممتاز عالم اور صوفی گذرے ہیں۔ 2

25. زمانے کی نئی روشنی کے ساتھ ساتھ کچھ نئی جھم جھماتی ہوئی کرسیاں بھی معرض وجود میں آ گئی ہیں۔ جیسے کرسی صدارت، کرسی وزارت، ان میں سے کونسی کرسی زیادہ اہم ہے اس کا فیصلہ آج تک نہیں ہو پایا ہے۔ 2

26. الفاظ کی جن خصوصیات اور اس کے اپنے مزاج سے جو صحیح تصویر اس کے ذہن میں آتا ہے اسے صحیح طور پر گرفت میں لے لے اور دوسروں تک پہنچادے۔ 2

27. سید محمود نے طشتری میں تھوڑی سی شکر لے کر نکلے۔ اور صحن میں موجود چیونٹیوں کے بل ڈھونڈ رہے تھے اور جہاں کوئی سوراخ دکھائی دیتا ایک چٹکی شکر ڈال دیتے تھے۔ 2

(ب) 5x2=10

28. شاعر یہ دعا مانگی ہے کہ ہر مسلمان حضرت علیؓ کے صاحب زادے حضرت امام حسینؓ جیسا ہو جائے۔ جنہوں نے اسلام کو بچانے کے لئے اپنی اور اپنے اہل و عیال کے جانوں کی قربانی دی۔ 2

29. عورت، حیا، حرمت، مہر وفا کی شان ہے۔ اور شباب، حسن انداز و ادا کی جان ہے۔ یہ تمام خوبیاں اور صفات عورت سے متعلق ہیں۔ اور جو عورت اس کی حامل ہوتی ہے وہ یقیناً شان و جان ہوتی ہے۔ 2

30. بکاؤلی کے باتوں سے متاثر ہو کر شہنشاہ نے اسے اپنے محل لے کر آیا اور اس اپنا وزیر بنا لیا۔ 2

31. شاعر کا کہنا ہے کہ نوجوانوں کی چال اس قدر عزم و ارادے سے بھری ہوتی ہے کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان میں زلزلے چھپے ہوں جو کبھی بھی ظاہر ہو کر اپنے اطراف کے ماحول کو متزلزل کر دے۔ شاعر کی فرمائش ہے کہ نوجوان اپنے ہر قدم سے ایک انقلاب برپا کر دے۔ 2

32. کیونکہ جنگ کی وجہ سے کئی مسائل وجود میں آجاتے ہیں جنگ کی وجہ سے ہر طرف آگ لگ جاتی ہے اور چاروں طرف خون بہنے لگتا ہے۔ کھیت جل جاتے ہیں، جسکی وجہ سے روٹی روزی کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ گھر بار برباد ہو جاتے ہیں۔ 2

33. شاعر نے شراب پلانے والے سے فرمائش کی ہے کہ وہ گھر کی بنی ہوئی شراب پلائے۔ یعنی ہمارے دلوں اور ذہنوں میں ہندوستان کی محبت کا نشہ بھر دے تا کہ ہم اپنے ہندوستانی ہونے پر فخر محسوس کریں۔ 2

34. بچوں کا سینہ جب بھی خرخر کرتا تھا تو دادی ماں سب سے چھپا کر مصری دیتی تھی۔ 2

III: (الف) 3x4=12

35. سرنگیری کے مندر کی سرپرستی کے علاوہ ٹیپو نے اپنے مملکت نے دوسرے مندروں کی بھی سرپرستی کی۔ جیسے تعلقہ تنجن گوڈ کے ایک کلالے کے مندر میں نقری ظروف چار پیالو، ایک پلیٹ اور اگالدان بھی نذر کئے تھے۔ اسی طرح میلوکوٹ کے نارائن سوامی کے مندر میں کچھ جواہرات اور چاندی کے برتن پر کندہ عبارتوں سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں ٹیپو نے نذر کے طور پر بھیجا تھا۔ 1785ء میں ٹیپو نے اس مندر کو بارہ ہاتھی اور 1786ء میں ایک نقارہ بھی نذر کیا تھا۔ ایک مرصع پیالہ کو پانچ قیمتی جوہرات سے جڑا ہوا تھا، ٹیپو نے تنجن گوڈ کے سری کینشورمندر کو پیش کیا تھا۔ سرنگاپٹنم کے رنگاناتھ مندر میں بھی چاندی کے سات پیالے اور کافوردان یہ بھی ٹیپو نے تحفے کے طور پر پیش کئے تھے۔ 4

36. رات کے 11 بج چکے تھے۔ لاڈلی کی آنکھوں میں نیند نہ آتی تھی۔ کیونکہ کاکی کو اپنے حصے کی پوریاں کھلانے کی خوشی سونے نہ دیتی تھی روپا آنگن میں پڑی سو رہی تھی۔ جب لاڈلی کو یقین ہو گیا کہ اماں غافل سو رہی ہیں تو وہ چپکے سے اٹھی اور سوچنے لگی کہ کیسے چلوں۔ چاروں طرف اندھیرا تھا، چولہوں کے پاس ایک کتا لیٹا ہوا تھا۔ لاڈلی کی نگاہ دروازے والے نیم کے درخت کی طرف گئی اسے معلوم ہوا کہ اس پر ہنومان جی بیٹھے ہوئے ہیں۔ مارے خوف کے اس نے آنکھیں بند کر لیں، اتنے میں کتا اٹھ بیٹھا لاڈلی کو ڈھارس ہوئی۔ کئی سوتے ہوئے آدمیوں کی نسبت ایک جاگتا ہوا کتا اس کے لئے زیادہ تقویت کا باعث ہوا۔ اس نے پٹاری اٹھائی اور بوڑھی کاکی کی کوٹھری کی طرف نکل پڑی۔ 4

37. مسلم یونیورسٹی سے نکال دیئے جانے کے بعد منٹو اپنے گھر چلے گئے۔ چونکہ گھر والے بھی منٹو کے باغیانہ خیالات سے نالاں تھے اس لئے ان سے بھی منٹو کی نہ بن سکی۔ امرت سر میں اپنے چند ہم خیال دوستوں کے ساتھ انہوں نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ 4

38. میرے صاحب اپنے دوستوں کے ساتھ کسی مقدمہ کے سلسلے میں ریل کے ذریعہ پہلی بار سفر کرنے جا رہے تھے۔ تقریباً تمام تیاریاں ہو چکی تھیں اور میر صاحب اپنے احباب کے ساتھ چلنا ہی چاہتے تھے کہ قریب سے بلی کی آواز آئی، میر صاحب نے کہا کمبخت راستہ کاٹ گئی۔ بلی کے راستہ کاٹنے کو بدشگونی تصور کی گئی اور سفر کا ارادہ ترک کر دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ عدالت کو تار دینے کا مشورہ دیا گیا۔ اسی دوران میر صاحب ملازم نے آ کر یہ اطلاع دی کہ جس بھگی میں میر صاحب ریلوے اسٹیشن جانے والے تھے اس کا گھوڑا مع سامان بھاگ نکلا ہے۔ یہ خبر سن کر میر صاحب پریشان ہو جاتے ہیں۔ سامان میں میر صاحب کی بٹیروں کا پنجرہ بھی رکھا تھا۔ بٹیروں کی جدائی کا تصور کر کے انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ خدا ان کے بٹیروں کو حفظ وامان میں رکھے۔ الغرض اپنے سفر کو منحوس خیال کرتے ہوئے میر صاحب نے سفر کا ارادہ ترک کر دیا۔ 4

39. مسلمانوں کے حالات اور ان کی تعلیم سے متعلق اقبال نے یہ کہا ہے کہ ہم جن حالات سے دوچار ہیں، ان میں سیاسی آزادی سے قبل معاشی آزادی ضروری ہے اور معاشی اعتبار سے ہندوستان کے مسلمان دوسرے فرقوں کے مقابلے میں بہت پیچھے ہیں۔ بنیادی طور پر مسلمانوں کو ادب اور فلسفہ کی نہیں بلکہ تکنیکی تعلیم کی ضرورت ہے۔ اس لئے جامعہ ملیہ قائم کرنے والے حضرات کو اس قسم کی تعلیم پر تمام تر کوششیں مرکوز کرنی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنی مذہبی تعلیم کا بھی انتظام کریں۔ 4

(ب) 2x2=4

40. ''کاکی اُٹھو میں پوریاں لائی ہوں۔'' 2

یہ جملہ پریم چند کے افسانے ''بوڑھی کاکی'' سے لیا گیا ہے۔ بدھ رام کے گھر میں اس کے بڑے لڑکے سکھ رام کے تلک کا جشن تھا، سارے مہمان آئے ہوئے تھے۔ کاکی، بھوک کو برداشت نہ کرسکی اور دوبار کھانے کے لئے باہر مہمانوں کے درمیان گئی لیکن دونوں بار روپا اور بدھ رام نے کاکی کو شرمندہ کر کے کوٹھری میں بند کر دیا۔ یہ بات لاڈلی کو بری لگی اس نے اپنے حصہ کی پوریاں نہ کھا کر گڑیوں کی پٹاری میں رکھ دی اور کاکی کے کمرے کے پاس جا کر آواز دیتے ہوئے یہ جملہ کہا کہ ''کاکی اُٹھو میں پوریاں لائی ہوں۔''

41. ''دیکھو منٹو میں تمہیں اپنے بیٹے کے برابر سمجھتا ہوں۔'' 2

یہ جملہ شاہد احمد دہلوی کے لکھے خاکہ ''منٹو'' سے اخذ کیا گیا ہے۔ دلی ریڈیو اسٹیشن میں احمد شاہ بخاری اور منٹو کے ساتھ ساتھ بہت ادیب وشاعر ملازمت کرتے تھے۔ احمد شاہ بخاری نے ایک بار بڑے سرپستانہ انداز میں منٹو سے جملہ کہا کہ ''دیکھو منٹو میں تمہیں اپنے بیٹے کے برابر سمجھتا ہوں۔''

42. ''ورنہ چور مجھے بھی چرا کرلے جاتے۔'' 2

یہ جملہ ابراہیم جلیس کے مضمون ''زیور کا چکر'' سے لیا گیا ہے۔ ترکی کے مشہور ظریف ملا نصیر الدین ایک رات گہری نیند سو رہے تھے کہ ایک چور ان کا کوٹ چرا کر لے گیا۔ جب صبح انہیں اپنے کوٹ کے چوری ہو جانے کا پتہ ملا تو انہوں نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا ''پروردگار'' تیرا بہت بہت شکر یہ کہ میں اس وقت کوٹ پہنے ہوئے نہیں تھا۔ ''ورنہ چور مجھے بھی چرا کر لے جاتے۔''

43. ''یہی کہ بلی راستہ کاٹ گئی اور ملازم کو چھینک آگئی۔'' 2

یہ جملہ شوکت تھانوی کے لکھے ڈرامہ ''خدا حافظ'' سے لیا گیا ہے۔ یہ جملہ میر صاحب نے اپنے دوست شیخ صاحب سے اس وقت کہا جب سفر کے لئے نکلے تو ملازم کو چھینک آگئی اور بلی راستہ کاٹ گئی۔ میر صاحب نے اپنے سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ جب شیخ صاحب نے تار دینے کا سبب پوچھا تو جواب میں میر صاحب نے یہ جملہ کہا کہ ''یہی کہ بلی راستہ کاٹ گئی اور ملازم کو چھینک آگئی۔''

IV: (الف) 1x5=5

44. i) سورۂ فاتحہ (سیمابؔ اکبرآبادی) 5

سیمابؔ اکبرآبادی کی یہ نظم ''سورۂ فاتحہ'' کا منظوم ترجمہ ہے سیمابؔ نے ''وحیِ منظوم'' کے عنوان سے قرآن مجید کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔ یہ نظم اسی کا ایک حصہ ہے۔ جسے نظم معریٰ کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ نظم کا خلاصہ درجہ ذیل ہے۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت رحم کرنے والا اور بہت ہی زیادہ مہربان ہے۔ جتنی تعریفیں ہیں سب اللہ کے لئے ہی ہیں۔ کیونکہ وہی سارے جہانوں کا رب ہے، انصاف کے دن کا مالک ہے، اس لئے اے پروردگار ہم سب تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھے راستے پر چلا، ان کے راستے پر تونے اپنا کرم اور انعام نازل کیا۔ اے اللہ ہمیں ان کے راستے پر مت چلا جو تیرے بتائے ہوئے راستے بھٹک گئے اور تیرے غضب اور قہر کا شکار ہو گئے۔

ii) امن نامہ (جان نثار اختر) 5

اس مثنوی میں شاعر مادرِ وطن پر ناز کرتے ہوئے فرماتے ہوئے کہ ہندوستان کی ہر چیز جیسے بہار، پہاڑ، ندی نالوں، میدانوں، کھیتوں، وادیوں، شہر، جنگل، گھاٹ، دشت اور دمن ہر چیز سے ہمیں پیار ہے۔ اگر ان کی طرف کوئی بری نظر اٹھا کر دیکھے تو اس آنکھیں ہم نکال لینے کے لئے تیار ہیں۔ ہمالیہ کی اونچائیاں، گنگوتری کی پاکیز گی، گنگ و جمن کے زلف اور سنگم وطن کی چاندنی اور دھوپ، بنارس کی حسین صبح اور اودھ کی رنگین شام، اجنتا کے بت وغیرہ سب سلامت رہیں۔ دیوالی کی دیوں کی قطار، جگمگاتی اور روشنی بکھیرتی رہے، عید کا چاند کا مسکراتا رہے، ہر قوم و مذہب میں یگانگی اور اُلفت قائم رہے، ہم بھائی بھائی بن کر رہیں اور اپنے ہم وطن بھائیوں پر فخر محسوس کریں۔ یہاں کی تہذیب زبان اور ہیر رانجھا گیت سلامت رہیں اور ہر طرف امن قائم رہے۔

iii) ترانۂ کرناٹک (کوویمپو۔ مترجم۔ ماہر منصور) 5

شاعر کوویمپو نے اپنی اس نظم میں سرزمین کرناٹک کے قدرتی حسن و جمال، یہاں کے تہذیبی، ثقافتی اور مذہبی سرمایہ افتخار کے علاوہ یہاں پیدا ہوئیں عظیم شخصیتوں کے کارنامے اس سرزمین کی عظمت اور شان وشوکت کا بیان کرتے ہوئے اپنے مادر وطن سے بے انتہا محبت کا اظہار کیا ہے۔

شاعر کرناٹک کی سرزمین کو ہندوستان کی بیٹی اور کرناٹک کی ماں قرار دیتے ہوئے اس کی خوب تعریف کی ہے۔ کئی اعلیٰ مرتبے کے حامل، مذہبی بزرگوں کو اس سرزمین نے جنم دیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وہ سرزمین ہے جہاں شری رام اور شری کرشنا نے اوتار لیا ہے۔

کپل اور پتنجل و گوتم بدھ کا جو ہندوستان ہے۔ اسی ہندوستان کی بیٹی سرزمین کرناٹک ہے۔ یہاں کی سرزمین قدرتی حسن سے مالا مال ہے شنکرا، رامانجا، بسویشورا جیسی عظیم ہستیوں نے اس سرزمین سے دعوت فکر و نظر دی تورنا، شڈکشری، پونا، پمپا وغیرہ جیسے عظیم شاعر اور مہا بھارت کے مصنف کمارویاسا نے اس سرزمین کو اپنے آرام و راحت کا مقام بنایا تھا۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی یہاں مل کر اس طرح رہتے ہیں کہ یہ سرزمین گلشن معلوم ہوتی ہے۔ شاعر فرماتے ہیں کہ تو ایک ایسی سرزمین ہے جس پر ہر کرناٹکی کو ناز ہے۔

(ب) 5x2=10

45. ولیؔ اس شعر میں کامیاب زندگی کی حقیقت سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس طرح ایک روزہ دار رمضان کے تیس دن سختی سے کاٹتا ہے اور عید کا چاند دیکھ کر خوشی حاصل کرتا ہے، اسی طرح انسان جب پریشانیوں کا سامنا کرتا ہے تو اسے خوش حال زندگی نصیب ہوتی ہے۔ 2

46. یہاں پر شاعر اپنے بے بسی اور محبوب کی شوخی پر طنزیہ طور پر اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں پہلے ہی محبوب کے عشق اور وصال کی خواہش اور جدائی میں آنسو بہا رہا ہوں اور اس پر ستم یہ کہ محبوب کو میرے آنسوؤں کو دیکھ کر بھی رحم نہیں آتا۔ 2

47. یہاں پر شاعر اپنے محبوب کی دانستہ بے اتنائی اور بے رغبتی کا شکوہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ محبوب تیری پر ہجوم محفل میں شیدائیوں کا ذکر بار بار آتا ہے اور کون ہے جس کا ذکر نہیں آتا۔ لیکن میرا ذکر تیرے لبوں پر نہیں آتا جو تجھ پر فدا ہے۔ 2

48. فانیؔ اس شعر میں اپنی ناکام قسمت کا گلی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے دل پر محرومیوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اور وہ کسی نئ امید کو دل میں آنے نہیں دیتے۔ اس لئے اے نئ امید اگر تو میرے دل میں آنا چاہتی ہے تو اپنے قدم آہستہ رکھ کر دل میں داخل ہو کہ محرومیوں کو پتہ نہ چلے۔ ورنہ وہ تجھے بھی اپنی آغوش میں لے لے گی۔ 2

49. اصغرؔ اس شعر میں محبوب کی تعریف اور پیکرِ حسن کے کمال کو ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ محبوب مسکرائے تو بے جان کلیوں میں جان آجاتی ہے۔ اور اس طرح جب محبوب اپنے لبوں سے کچھ بولے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ الفاظ پھول بن گئے ہوں۔ اور پھولوں کی خوشبو سے سارا ماحول گلستان بن گیا ہو۔ 2

50. فراقؔ اس شعر میں محبوب کی یادوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب میری طبیعت محبوب کے ساتھ گذارے ہوئے لمحوں اور اس کے لمس کو تنہائی اور سنسان راتوں میں محسوس کر کے گھبرا جاتی ہے تو محبوب کی یادیں میرے لئے راحت کی چادر بن جاتی ہے۔ 2

51. احمد فرازؔ اس شعر میں نہایت دلنشین انداز میں کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ محبوب جب بات چیت کرتا ہے تو اس کی باتوں سے پھول جھڑتے ہیں تو شاعر کو یقین نہیں آتا اس لئے وہ محبوب سے بات کر کے اس کی تصدیق کرنا چاہتا ہے کہ یہ صحیح ہے نہیں، بات کرنے پر یقین آجاتا ہے۔ 2

(ج) 1x4=4

52. عبدالحمید عدمؔ اس قطعہ میں کہتے ہیں کہ دنیا اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اور اس کی ہر شئے اللہ ہی کا قابو ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہے وہ انسان کا ایک وہم ہے۔ برے یا بھلے سب ہی زمانے اللہ ہی کے ہیں۔ کیونکہ اس پر انسان کا اپنا کوئی حق نہیں ہوتا۔ دنیا ہو یا عدم، زمانہ ہو یا بہار و خزاں، سب ہی پر اللہ کا حکم چلتا ہے۔ ہر جگہ اسی کے جلوے ہیں، انسان محض حکم کا پتلا ہے۔ 4

53. شادؔ اس قطعہ میں دنیا کی حقیقت سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ دنیا دیکھنے میں بہت حسین لگتی ہے مگر بڑی ظالم اور بے وفا ہے یہاں بسنے والے انسان ہمیشہ مکاری، حسد، نفرت سے ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں انسان ہزار بار اس بے وفا دنیا سے دھوکہ کھانے کے بعد بھی اس کی چاہت کو دل سے دور نہیں کرتا۔ 4

(د) 1x2=2

54. i) نارِ نمرود : تلمیح کا لفظ 2

نمرود حضرت ابراہیمؑ کے زمانے کا ایک بادشاہ جس نے حضرت ابراہیمؑ کو جلانے کے لئے آگ بھڑکائی لیکن اس آگ کو اللہ تعالیٰ نے گلزار کر دیا۔ اور اپنے دوست (حضرت ابراہیمؑ) کو بچالیا۔

ii) محمود و ایاز : تلمیح کا لفظ 2

اس شعر میں ایک بادشاہ محمود اور اس کے غلام ایاز کا تاریخی واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اسلام مساوات کا درس دیتا ہے جب اللہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں تو شاہ گدا ایک ہو جاتے ہیں۔

V: 55. املا، قوائد اور جملہ سازی کو دیکھتے ہوئے نمبرات دیں۔ 4x1=4

56. i) دولت اور عزت جاتی رہی مگر غرور نہیں گیا۔ 2

ii) صبر سے کیا گیا کام اچھا ہوتا ہے۔ iii) کام بھی ہو جائے اور نقصان بھی نہ ہو۔

57. i) ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ ii) بازار میں اناج کی قیمت بڑھی۔ 2

58. i) شاعر جس شعر میں متضاد الفاظ کا استعمال کرتا ہے تو اسے صنعت تضاد کہتے ہیں۔ مثلاً 2

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

صبح اور شام متضاد الفاظ ہیں۔

ii) جب کسی مشابہت کے وجہ سے ایک چیز کو دوسری چیز سے مشابہ قرار دیا جائے تو اسے صنعت تشبیہ کہتے ہیں۔ 2

ہستی اپنی حباب کی سی ہے

یہ نمائش سراب کی سی ہے

.59 5

منجانب: فرحت جہاں

نیشنل پی۔یو۔کالج، بیلگام

مورخہ: 25رمئی 2020

بخدمت پرنسپل

نیشنل پی۔یو۔کالج، بیلگام

موضوع: ٹرانسفر سرٹیفیکٹ جاری کرنے کی درخواست

سلام مسنون!

عرض گذارش یہ ہے کہ میں فرحت جہاں آپ کی کالج میں پی۔یو۔سی۔سال دوم آرٹس کی طالبہ رہ چکی ہوں۔ مارچ 2020ء کے سالانہ امتحان میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے کے بعد مجھے اعلیٰ تعلیم کے لئے ٹرانسفر سرٹیفیکٹ (T.C.) کی سخت ضرورت ہے۔ برائے مہربانی جلد از جلد میری T.C. جاری کریں تو بڑی عین نوازش ہوگی۔

شکریہ

آپ کی فرمانبردار طالبہ

فرحت جہاں

.60 i) ڈاکٹر عبدالکلام کا پورا نام ابوالفقی زین العابدین عبدالکلام ہے۔ 4

ii) بھرم موس، اگنی، ترشول، پرتھوی اور آکاش کے تجربے کئے۔

iii) 2002ء میں

iv) پرواز

.61 4

i) India is a Democratic Country.

ii) Prevention is better than cure.

iii) Bangalore is called the city of Garden.

iv) We should respect our Teachers.